مولای صل وسلم دائما ابدا　　علی حبیبک خیر الخلق کلھم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور روح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف رح کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں انہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین واحباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است　　خم و خمخانہ با مہر و نشان است

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ جن لوگوں نے میرے ساتھ سب سے زیادہ حُسنِ سلوک کیا ہے اور اس کو ذکر فرمایا ہے احسان کے لفظ سے کہ میرے ساتھ زیادہ احسان کیا ہے، وہ احسان دونوں طرح کا، ساتھ دینے میں، اور مال خرچ کرنے میں۔ ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں؛ اور ارشاد فرمایا کہ لَوْکُنْتُ مُتَّخِذاً خَلِیْلاً لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلاً۔ اگر میں کسی کو ایسا (دوست) بناتا کہ اس کی محبّت دل کی گہرائیوں میں اُتری ہوئی ہو، تو میں ابوبکر کو خلیل بنا لیتا اور یہ کہتا کہ ابوبکر میرے خلیل ہیں۔ وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ اسلام کا بھائی چارہ اور اسلام کی وجہ سے جو محبّت ہے وہ سب سے بڑی چیز ہو سکتی ہے، اس چیز کے بعد پھر ارشاد فرمایا: لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ۔ مسجد میں سب کھڑکیاں بند کر دی جائیں، سوائے حضرت ابوبکر رض کی کھڑکی کے۔ تو ایسے تھا کہ مسجدِ نبوی کے اندر صحابہ کرام نے اپنے مکانوں کے دروازے کھول رکھے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ دوسری طرف دروازے کھولیں، اِدھر کے جو دروازے ہیں بند کر

دیں، یعنی گھر کا دروازہ جو سڑک یا گلی کی طرف ہے وہ باقی رکھیں، مسجد میں جو دروازہ کسی کا کھلتا ہے وہ سب لوگ بند کرلیں، دروازے بند کرلیے لوگوں نے اور کھڑکیاں بنالیں، لیکن پھر ارشاد فرمایا یہ کہ جتنی کھڑکیاں ہیں وہ سب بند ہو جائیں، سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کے کہ وہ کھلی رہے اور اسے کہتے ہیں کہ یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے بعد قائم مقام ہوں گے اور خلیفہ ہوں گے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کوئی ارشاد ایسا نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی گھر میں رہتے تھے۔ اور دروازے میں جب داخل ہوتے تو پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مکان آتا تھا، پھر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانات آتے تھے۔ اُن کا دروازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ہی دروازہ تھا، گھر داماد رکھ رکھا تھا، اُن کا اس میں کوئی ذکر نہیں آتا، کوئی بحث نہیں آتی۔ ارشاد فرمایا اپنی بیماری کے دوران اُدْعِی لِیْ اَبَا بَکْرٍ اَبَاکِ وَ اَخَاکِ، ابوبکر کو بلاؤ، والد کو اپنے اور بھائی کو بھی بلاؤ۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا[۱] تاکہ میں لکھ دوں۔ اور یہی واقعہ اور طرح بھی آتا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اس کے بعد تم بھٹکو گے نہیں تو میں لکھ دیتا ہوں تمہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہے، بخار ہے اور کتاب اللہ ہمارے پاس موجود ہے، وہ کافی ہے، تو اتنی جلدی کی کیا بات ہے؟ اِسْتَفْهِمُوْہُ پوچھ لو، اَهَجَرَ اِسْتَفْهِمُوْہُ کچھ نے کہا نہیں جو کچھ فرمایا وہ کرلو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ٹھہر جاؤ جلدی کاہے کی ہے؟ وہ آپس میں جو سوال جواب ہوا تو اُس میں خود بخود ایک نزاعی جیسی شکل ہو جاتی ہے کھینچا تانی کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سے آپ لوگ ہٹ جائیں لَا یَنْبَغِیْ عِنْدَ نَبِیٍّ تَنَازُعٌ[۲] نبی کے قریب بیٹھ کر ایسا جواب سوال آپس میں کرنا۔ یہ مناسب نہیں۔ یہ نہیں کرنا چاہیے۔ اُٹھ گئے لوگ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بہت عرصے بعد اپنے زمانے رویا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ جمعرات کے دن کی بات ہے جس دن بیماری زیادہ ہی تھی، مگر آپ رخصت ہوئے ہیں پیر کے دن جاکر اور یہ واقعہ جمعرات کا ہے، وہ کہتے تھے، ایک دفعہ رونے لگے اور اتنے روئے کہ اُن کے آگے جو

---

[۱] مشکوٰۃ ص۵۵۵　[۲] مشکوٰۃ ص۵۴۸

پتھر تھے، کنکریاں تھیں، وہ تر ہوگئیں، اُس پر آنسو گرے، وہ کہتے تھے کہ وہ لکھ لیا جاتا تو بہت اچھا تھا۔ اور واقعی وہ لکھ لیا جاتا تو یہ شیعہ فرقہ تو پیدا ہی نہ ہوتا، تو لکھنا کیا چاہتے تھے، وہ اس حدیث شریف میں یہاں آرہا ہے۔

اُدْعِیْ لِیْ اَبَا بَکْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ بھائی کو بھی بُلالیں، حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا کہ میں لکھ دُوں، فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُوْلَ قَائِلٌ اَنَا وَلَا مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی تمنّا کرنے والا تمنّا کرے کہ میں اس جگہ آجاؤں وَیَقُوْلَ قَائِلٌ اور کوئی کہنے والا کہے اَنَا وَلَا کہ مَیں ہوں اور دوسرا کوئی نہیں، یعنی مجھے ہونا چاہیے، بس میں آجاؤں اس جگہ، تھوڑی دیر بعد ارشاد فرمایا، اسی سے متصل وَیَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ [1] اللہ تعالیٰ اور مومنین سوائے ابوبکر کے باقی کسی پر راضی خود بخود نہیں ہوں گے، یہ بھی ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اور پھر ہوا بھی اسی طریقے پر ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد صرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہی شخصیت ایسی تھی کہ جس پر سب لوگ متفق ہو سکے تو صحابہ کرام میں اور پُوری اُمّت میں دیکھا جائے تو جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے۔ اور انھوں نے ہر موقع پر کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ جہاں سب سے آگے نہ رہے ہوں خدمت میں۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بالکل آخری وقت میں ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ حُسنِ سلوک جو کیا ہے میرے ساتھ، ساتھ دینے میں بھی، مال خرچ کرنے میں بھی، اُن میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر اُن کی جانشینی کے لیے اشارے جیسے ہوتے ہیں اُن اشارات میں ایک اشارہ یہ بھی ہے کہ سب کی کھڑکیاں بھی بند کردی جائیں جو مسجد کی طرف کھُلتی ہیں، سوائے ابوبکر صدیق رضؓ کے اور یہ بھی فرمایا کہ میں اگر کسی کو یہ کہتا کہ اس کی میرے دل میں محبّت اُتری ہُوئی ہے اور مَیں اسے خلیل کہہ سکوں، تو وہ ابوبکر رضؓ ہیں، ان کے سوا باقی اور کسی کے بارے میں یہ کلمات ارشاد نہیں فرمائے اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقامت دے اسلام پر

---

[1] مشکوٰۃ ص۵۵۵